اخراج المنافقین عن مساجد المؤمنین

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

الحمد للہ الّذی جعلنا علیٰ عقیدۃ اھل السنۃ و الجماعۃ و حفظنا من عقیدۃ الوھابیۃ الکفرۃ الفجرۃ الضّالۃ و الصلوۃ و السلام علی سیدنا محمدن الّذی حکم علی الوھابیۃ باشقاوۃ و علیٰ اٰلہٖ و اصحابہ الّذین حکموا علی الوھابیۃ بشرار الخلق الضالۃ۔

امّا بعد!

سوال: کیا تبلیغی پارٹی والے اللہ تعالیٰ ورسول اللہ ﷺ اور دین اسلام کے لئے نکلتے ہیں؟ یا کسی اور چیز کیلئے نکلتے ہیں؟	جواب: تبلیغی پارٹی والے اس مقام کے لئے نکلتے ہیں جو مشرک ہندو کے نام پر مشہور ہے۔ تبلیغیوں کا اپنا یہ قول سلطانی گواہ ہے کہ الحمدللہ ان شہروں سے نقد جماعتیں اور افراد رائے ونڈ کیلئے نکل گئے۔ [1]
سوال: کیا رائے ونڈ کیلئے جماعتوں کا نکلنا کسی آیت یا حدیث سے ثابت ہے؟	جواب: کسی آیت یا حدیث سے اس کا ثبوت تو درکنار بلکہ ایک ادنیٰ سے ادنیٰ کم تر مسلمان مقام رائے ونڈ ہندو کے لئے نکلنا بھی کفر سمجھتا ہے۔
سوال: کیا مقام رائے ونڈ کسی ہندو کا نام اور مقام ہے؟	جواب: رائے تو ایک ہندو تھا۔ انگریزوں نے جسے رائے بہادر کا خطاب دیا تھا اور ونڈ جائیداد کو کہا جاتا ہے یہ ونڈ اس جائیداد پر مشہور ہے، اس لئے اس کو رائے ونڈ کہتے ہیں۔ For More Books Click On Ghulam

[1] (سوانح محمد یوسف بن الیاس، امیر تبلیغی جماعت پاک و ھند، ص ۱۵۵، ناشران قرآن لمیٹڈ، اردو بازار لاھور)

سوال	جواب
سوال: یہ تبلیغی پارٹی والے اس مقام ہندو کے لیئے کیوں نکلتے ہیں؟	جواب: ان کا عقیدہ ہے کہ رائے ونڈ کے لئے نکلنے والوں کی ایک نماز رائے ونڈ میں انچاس کروڑ نمازوں کا درجہ رکھتی ہے جیسا کہ قاضی عبدالسلام صاحب فاضل دیوبند نے اپنی کتاب شاہراہ تبلیغ ص ۵۴ پر تبلیغیوں کے قول پر گواہی تحریر کی ہے۔
سوال: کیا یہ کسی قرآنی آیت یا حدیث سے ثابت ہے کہ اس راہ میں نکلنے والوں کی ایک نماز رائے ونڈ میں انچاس کروڑ نمازوں کے برابر ہے؟	جواب: یہ کسی آیت یا حدیث سے ثابت نہیں بلکہ یہ آیت و حدیث پر افتراء ہے۔ کسی عمل کے ثواب کا درجہ اگر کوئی قرآن و حدیث کے بغیر تجویز کرے تو یہ دعویٰ خدائی یا دعویٰ نبوت ہے اور تکذیبِ خداوندی اور تکذیبِ مصطفی ﷺ ہے کیونکہ اللہ جل جلالہ اور رسول اللہ ﷺ کے بغیر ثواب مقرر کرنا کسی اور کا حق نہیں۔
سوال: ایسے تکذیب کرنے والے کے لئے شرعی حکم کیا ہے؟	جواب: قرآن و حدیث سے بکثرت ثابت ہے کہ اللہ جل جلالہ اور رسول اللہ ﷺ اور قرآن و حدیث کی تکذیب کرنا کفر ہے اور طریقہء کفار ہے۔
سوال: کیا بیت اللہ شریف کے لئے نکلنے والوں کی حرم شریف میں ادا کی جانے والی نماز بھی انچاس کروڑ نمازوں کے برابر ہے؟ یا یہ فضیلت صرف رائےونڈ کی ہے؟	جواب: احادیث سے ثابت ہے کہ بیت اللہ شریف کے لئے نکلنے والوں کی ایک نماز حرم بیت اللہ شریف میں ایک لاکھ نمازوں کا درجہ رکھتی ہے اور رائے ونڈ کے لئے بڑھ چڑھ کر فوقیت دینا اور افضلیت دینا یہود و نصاریٰ اور ہندوئوں مشرکوں کی ایجاد ہے۔ کسی آیت یا حدیث سے ثبوت نہیں اور نہ کسی مسلمان کا عقیدہ ہے اور نہ ہی کوئی مسلمان یہ بات روا اور جائز سمجھتا ہے بلکہ حرم بیت اللہ شریف پر ایسے مقام کو فوق سمجھنا اور افضلیت دینا اور ایسے مقام کیلئے نکلنے والوں کو ایسا درجہ دینا کفر اشد ہے اور تخفیف حرم بیت اللہ شریف ہے۔

سوال	جواب
سوال: کیا تبلیغی تحریک والے اللہ ورسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور قرآن و حدیث کے خلاف کفار کی طرف داری کرتے ہیں؟	جواب: ضرور کرتے ہیں کیونکہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم کافروں کو بھی کافر نہیں کہتے۔اس لئے قاضی عبد السلام صاحب نوشہروی فاضل دیوبند شاہراہِ تبلیغ ص۹۶ پر تحریر فرماتے ہیں کہ تبلیغی لوگوں کو انگریزوں سے پیسے ملتے ہیں اور یہ تحریک انھی کے اشاروں پر چلتی ہے۔[1]
سوال: جو کافر کو کافر نہ کہے قرآن وحدیث کے حکم کے تحت علمائے کرام اس کے بارے میں کیافتوی صادر فرماتے ہیں؟	جواب: جمہور (تین سو ساٹھ اکابرین دیوبند) کا متفقہ فیصلہ کن کتاب "اشد العذاب دین مرزا کفر خالص صفحہ ۸ تا ۱۴ مطبع مجتبائی دهلی" میں مشہور و معروف مولوی محمد مرتضی حسن دیوبندی نے لکھاہے کہ جو کافر و مرتد کو کافر و مرتد نہ کہے وہ خود کافر و مرتد ہے۔جس طرح مسلمان کو بے ایمان کافر ومشرک سمجھنا کفرو شرک ہے اسی طرح کافر کو کافر نہ کہنا بھی کفر ہے۔
سوال: کیا تبلیغی تحریک والوں کا مقام رائیونڈ کو تبلیغ کے نام سے نکلناعبادت خداوندی ہو سکتاہے؟	جواب: قاضی عبد السلام صاحب نوشہروی فاضل دیوبند سہارنپور اپنی کتاب شاہراہ تبلیغ ص۳۸تا۵۳ مکمل دلائل کے ساتھ فتوی صادر فرماتے ہیں کہ ان لوگوں کی عبادت قرآن و حدیث کے خلاف ہے لہذا یہ عبادت شیطان ہے۔ اس لئے قرآن کریم میں ارشاد خداوندی ہے: يَابَنِي آدَمَأَنْ لَاتَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ (۶۰) وَأَنِ اعْبُدُونِي هَذَاصِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ (یٰسٓ ۶۱) ترجمہ: اے آدم کی اولاد نہ پوجیو شیطان کو وہ کھلا دشمن ہے تمہارا اور یہ کہ پوجو مجھ کو یہ راہ ہے سیدھی۔[2]

[1] (مکالمۃ الصدرین ص ۸)

[2] (تفسیر شیخ الہند مولوی محمود الحسن دیوبندی و شبیر احمد عثمانی دیوبندی)

	اس لئے موصوف قاضی صاحب نے شاہراہ تبلیغ ص ۱۲۱ پر فتوی صادر فرمایاہے کہ موجودہ عوامی رسم تبلیغ بظاہر نام سے تبلیغ دین ہے مگر در حقیقت دین رسول ﷺ کے بالکل الٹ ہے دینداری کی نیت سے بے دینی ہے اور انجان ہو کر دین دوستی کی نیت سے دین دشمنی زور شور سے پھیلائی جارہی ہے۔ (العیاذ باللّٰہ تعالی) اس لئے غور کرنا چاہیئے کہ اسلام کا دشمن شیطان ہے یا نہیں اور دشمن اسلام کی عبادت عبادت شیطان ہے یا نہیں؟ ضرور ہے۔ اس لئے ارشاد خداوندی ہے کہ شیطان کو نہ پوجو، شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے۔ تو ثابت ہوا کہ یہ وہابی تبلیغی تحریک والے ضرور بالضرور حزب الشیطان ہیں۔ جیسا کہ علّامہ شیخ عارف باللہ احمد الصاوی المالکیؒ تفسیرِ صاوی جلد دوم حصّہ اوّل ص ۲۵۵ آیت: أُولَئِکَ حِزْبُ الشَّيْطَانِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ الشَّيْطَانِ هُمُ الْخَاسِرُونَ (المجادلة ۱۹) کی تفسیر میں فتویٰ دیتے ہیں کہ فرقہ خوارج وہابیہ گروہ شیطانی ہے تو ان کی عبادت خود بخود عبادتِ شیطان ہے۔
سوال: جب فرقہ وہابیہ مسلمانوں کو بے ایمان یعنی کافر و مشرک سمجھتے ہیں تو ان کے بارے میں حکم شرعی کیا ہے؟	جواب: مسلمانوں کو کافر کہنے والا خود کافر ہے بقول رشید احمد گنگوہی دیوبندی۔ [1]

[1] (فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۲۲، بحوالہ صحیح البخاری، ص ۹۰۱ جلد دوم مَنْ اَکْفَرَ اَخَاہُ بِغَیْرِ تَأْوِیلٍ فَھُوَ کَمَا)

جواب	سوال
جواب: کتاب عقائد علمائے دیوبند ص ۲۲۸ پر مذاہب اربعہ کے علمائے حرمین شریفین و جمہور اکابر دیوبند حاشیہ نسائی شریف جلد اوّل ص ۳۶۰ پر اور مولوی حمد اللہ فاضل دیوبند سہارنپور اپنی کتاب البصائر ص ۱۵۵ پر ابنِ عبدالوہاب نجدی اور جملہ وہابیوں کے متعلق فتویٰ تحریر کرتے ہیں کہ ابن عبدالوھاب اور اس کے جملہ معتقدین جو اپنے کو وہابی کہتے ہیں۔ جمہور علماء کے اتفاق پر خوارج میں سے ہیں۔ **یقولون ان ابن عبدالوھاب من خوارج۔** یعنی ابن عبدالوھاب نجدی بہ اتفاق اکثر علماء خارجی ہے۔[1] محمد تھانوی صاحب فرماتے ہیں کہ اب تو کسی قسم کے شک وشبہ کی گنجائش ہی نہ رہی کہ وہابیہ خوارج نہیں۔[2]	**سوال:** وہابی تو ابنِ عبدالوہاب نجدی کے نام سے مشہور ہیں جیسا کہ خاص و عام اکابرین علمائے دیوبند اور خاص طور سے مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب نے فتاویٰ رشیدیہ میں واضح کیا ہے لیکن عبدالوہاب نجدی سے پہلے کس نام سے مشہور تھے؟
جواب: مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندی کی تفسیر **معارف القرآن جلد دوم ص ۱۴۵ تا ص ۱۴۷** پر **یَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ (آل عمران ۱۰۶)** کے تحت لکھا ہے: ابو امامہؓ کی مشہور حدیث کو امام ترمذیؒ نے نقل کیا ہے کہ اس سے مراد خوارج ہیں، یعنی سیاہ چہرے خوارج کے ہوں گے اور سفید چہرے ان لوگوں کے ہوں گے جن کو وہ قتل کریں گے۔ یعنی سفید چہرے والے اہل سنّت اور سیاہ چہرے والے خوارج ہیں: **''فقال ابو امامة الخوارج کلاب النّار شر قتلی تحت ادیم السّماء و خیر قتلی من قتلوه ثمّ قرء یَوْمَ تَبْيَضُّ**	**سوال:** کیا خوارج وہابیہ کے لئے کوئی خاص عذاب الٰہی قرآن وحدیث سے ثابت ہے؟

---

[1] (البصائر ص ۱۵۴ تا ۱۵۷)

[2] (حاشیہ نسائی شریف ص ۳۶۰)

	وُجُوْہٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْہٌ"۔ "ابو امامہؓ نے فرمایا کہ خوارج دوزخ کے کتّے ہیں۔ آسمان کی وسعت کے نیچے بدتر مقتولین ہیں۔ بہتر مقتول وہ ہے جس کو یہ قتل کریں۔ پھر پڑھا "کچھ منہ اس دن سفید ہوں گے اور کچھ منہ کالے ہونگے"۔ ابو امامہؓ سے جب پوچھا گیا کہ آپ نے یہ حدیث حضور اکرم ﷺ سے سنی ہے؟ تو آپ نے جواب میں شمار کر کے بتادیا کہ "اگر حضور اکرم ﷺ سے میں نے سات مرتبہ یہ حدیث سنی ہوئی نہ ہوتی تو میں بیان نہ کرتا"۔[1] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابوامامہؓ کے نزدیک قولِ مصطفٰے ﷺ کے مطابق خارجی لوگ مرتد خارج از اسلام اور کفّار ہیں۔
سوال: ابنِ عبد الوہاب نجدی اور اس کے معتقدین وہابیہ کس کے شاگرد اور تابعدار ہیں؟	جواب: مولوی حمد اللہ صاحب فاضل دیوبند سہارنپور اپنی کتاب البصائر ص ۱۵۳ پر تحریر فرماتے ہیں کہ: ابنِ قیم اور ابنِ عبد الوھاب نجدی دونوں ابنِ تیمیہ کے تابعدار تھے، یعنی وہابیہ سب کے سب ابن تیمیہ کے معتقد ہیں۔
سوال: کیا تبلیغی پارٹی والے بھی ابن تیمیہ اور ابن قیم کی مدح کرتے ہیں؟ اور ان کے معتقد ہیں؟	جواب: مولوی الیاس بانی تحریک رسمی تبلیغ اپنی کتاب دینی دعوت (جو مکتبہ محمودیہ رائیونڈ سے شائع ہوئی) کے ص ۷ پر فرماتے ہیں کہ: "متوسطین میں علامہ ابن تیمیہؒ اور حافظ ابن قیمؒ کو ناواقف باطن سے خالی سمجھتے ہیں"۔ ادھر ان دونوں کے نام کے بعد الیاس صاحب نے رحمہا اللہ تعالیٰ بھی لکھا ہے۔

[1] (ترمذی شریف)

سوال	جواب
سوال: جو لوگ ابن تیمیہ کو شیخ الاسلام یا رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کیا ان کے لیے کوئی برائی ہے؟	**جواب:** فاضلِ دیوبند مولوی حمد اللہ صاحب کی کتاب البصائر کے صفحہ ۱۵۳ پر ہے کہ: ”امام سبکیؒ فرماتے ہیں کہ جس نے ابن تیمیہ کو شیخ الاسلام کہا وہ کافر ہے“۔ اور مولوی الیاس نے شیخ الاسلام سے زیادہ درجے کا لقب رحمۃ اللہ علیہ اس کے لیے استعمال کیا ہے اس لیے مولوی حمد اللہ صاحب ص ۱۵۲ پر فتویٰ صادر فرماتے ہیں کہ ابن تیمیہ نے اللہ تعالیٰ کے لیے جسم ثابت کیا تھا۔ لہٰذا وہ مجسمہ میں سے تھا اور مجسمہ کافر ہیں۔ اس لیے ابنِ تیمیہ کو رحمۃ اللہ علیہ یا شیخ الاسلام کہنے والا کافر ہے۔ کیونکہ ابن تیمیہ کافر تھا۔
سوال: کیا ابنِ عبد الوھاب نجدی، ابن تیمیہ اور ابن قیم کے عقائد کا خبث یکساں ہے؟	**جواب:** مولوی حمد اللہ صاحب فاضل دیوبند سہارنپور نے مولانا قطب الدّین غور غشتوی صاحب (مرحوم) کا قول نقل کیا ہے کہ اتباع ابن عبد الوھاب نجدی و ابن تیمیہ اور ابن قیم کے عقائد یکساں ہیں۔ تمام وہابیہ خبیثیہ کے عقائد یکساں ہیں یعنی یہ سب کے سب خوارج ہیں۔[1]
سوال: کیا پرانے اماموں میں سے کسی نے وہابیہ خوارج کی تکفیر کی ہے؟	**جواب:** علامہ قاضی عیّاض، مولانا احمد شہاب الدّین الخفاجی مصری نے نسیم الریاض فی شرح شفا جلد چھارم کے صفحہ ۴۷۶ پر امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ تحریر کیا ہے کہ خوارج کافر ہیں۔ جیسا کہ ص ۴۸۸ پر حدیث شریف موجود ہے: وان (وقال صلّ اللہ علیہ وسلّم) فی روایۃ رواہ شیخان عن ابی سعید الخدری (فاذا وجدتموھم فاقتلوھم قتل عاد) و فی روایۃ ثمود وھم کفرۃ کما فی القرآن (فظاھر ھذا الحدیث الکفر) ای کفر الخوارج ولذا ذھب الیہ اکثر العلماء کالطبری والسبکی۔

[1] (البصائر ص ۱۵۴)

سوال: مولوی الیاس بانئ تحریکِ تبلیغ نے مثلِ انبیاء ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ کیا ایسا دعویٰ کسی صحابی یا تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہم یا آئمہ مذاہب اربعہ رحمہم اللہ تعالیٰ میں سے کسی مجدّد، ولی یا عالم نے کیا ہے؟ کیا ایسا دعویٰ جائز ہے یا نہیں؟

جواب: مثل کا معنی ہے مانند، کسرِ میم کے ساتھ مثل کا معنی ہے تمام صفات میں برابر ہونے والا۔ [1]

اس سے پتہ یہ چلا کہ جو کسی کی مثلیّت کا دعویدار ہو وہ اس کی تمام صفات کا دعویدار ہے جو دعویٰ نبوّت ہے۔ نتیجہ کے طور پر یہ کہا جائے گا کہ جو نبی اکرم ﷺ کا مماثل ہوگا۔

اس میں صفت نبوت بھی پائی جائے گی اور یہ ناممکن ہے کہ ایک عام آدمی اپنی زبانی یا شیطان کے دھوکہ میں آکر نبوّت کے منصب کی برابری کا دعویٰ کر کے ان کی مثل ہو جائے اور جو ایسا کرے گا وہ قطعاً یقیناً کافر ہے۔

جیسا کہ مولوی ابوالقاسم رفیق دلاوری دیوبندی، مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت پاکستان (مطبع نعمت علی پرنٹرز لاہور) نے کتاب رئیس قادیان کے ص ۱۷۰ تا ۱۷۳ تحریر کیا ہے کہ مرزا غلام قادیانی نے مثل و مثیل و مماثلتِ عیسیٰ کا دعویٰ کیا لہٰذا مثل و مثیل ہونے کے لیے باہمہ وجوہ اور پوری مشابہت کا ہونا شرط ہے۔ اور حضرت مسیح علیہ السّلام کا یہ حال تھا کہ وہ باذن اللہ مردوں کو زندہ کرتے تھے، مادرزاد اندھوں اور کوڑھوں کو اچھا کر دیتے تھے تو آپ (مرزا قادیانی) کیسے مسیح ہیں کہ اپنے آپ کو بھی اچھا نہیں کر سکتے۔ یعنی جب پیغمبر کے مثل و مثیل و مماثلت کا دعویٰ کرنا مکمل طور پر نبوّت کا دعویٰ ہے تو جب قادیانی یہ دعویٰ کرتے ہیں تو عیسیٰ علیہ السلام کے معجزوں میں سے کوئی معجزہ کیوں نہیں بتاتے۔ [2]

اس سے ثابت ہوا کہ مولوی الیاس کا دعویٰ مرزا غلام قادیانی سے لاکھوں درجہ بڑا دعویٰ نبوّت ہے کیونکہ اس نے

---

[1] (بحوالہ غیاث اللغات ص ۴۵۲)

[2] (رئیس قادیان ص ۱۷۱)

مثل انبیاء کا دعویٰ کیا اور مثلِ انبیاء جمع ہے یعنی خاتم النّبیّین محمد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور تمام انبیاء علیہم السلام کی برابری کا دعویٰ ہے۔	
جواب: العیاذ باللہ تعالیٰ ایسا خبیث عقیدہ قادیانیوں کے بغیر نبی علیہ السلام کے زمانہ سے ابھی تک کسی مسلمان نے ظاھر نہیں کیا۔ صحیح بخاری شریف کے ص ۳٦۳ پر حدیث شریف ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم صحابہ کرام کے سامنے اپنی مثل پیدا ہونے کی نفی فرماتے تھے: لَسْتُ کَاَحَدٍ مِّنْکُمْ (الحدیث) یعنی میں تم میں سے کسی ایک کی طرح نہیں ہوں۔ اِنّی لَسْتُ کَھَیْئَتِکُمْ۔ یعنی میں تم میں سے کسی کی صورت کا نہیں ہوں۔ انی لست مثلکم۔ یعنی میں تمہاری مثل نہیں ہوں۔ اَیُّکُمْ مِثْلِیْ۔ تم میں میری مثل کون ہے؟ ان ارشادات کا خطاب صحابہ کرام سے تھا لیکن کسی صحابی، تابعی، تبع تابعی یا کسی امام مجتہد مجدّد سے ابھی تک یہ ثابت نہیں ہوا کہ انہوں نے یہ دعویٰ کیا ہو کہ (نعوذ باللہ) میں حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا مثل ہوں، لہٰذا مثلِ	سوال: کیا تمام انبیاء علیہم السلام کے کل صفات مولوی الیاس میں موجود ہیں؟ اور وہ بھی اتنا بڑا نبی کہ سب انبیاء میں جو صفات موجود ہیں وہ اکیلے مولوی الیاس میں جمع ہیں؟

انبیاء کا دعویٰ کرنے والا اسلام سے خارج ہے۔

مولوی رشید احمد گنگوہی جو مولوی الیاس کا استاد اور پیر و مرشد ہے اپنی کتاب فتاویٰ رشیدیہ ص۳۵۶ پر لکھتا ہے کہ فخر عالم علیہ الصلوۃ والسلام تمام مخلوق سے برتر و معزز، نہایت عزیز ہیں کوئی مثل ان کے نہ ہوا نہ ہو گا۔ یعنی نبی علیہ الصوۃ والسلام بے مثل بشر ہیں۔

جیسا کہ مولوی شاہ اسمٰعیل کی تصنیف تقویۃ الایمان جس کے متعلق رشید احمد گنگوہی نے فتاویٰ میں تحریر کیا ہے کہ یہ کتاب ہماری ایمانی کتاب ہے۔

اس ایمانی کتاب میں نبی کریم ﷺ کے متعلق لکھا ہے کہ:

" آپ کا کوئی مثل نہیں "۔ [1]

اسی طرح براہینِ قاطعہ میں مولانا صاحب پھولپوری دیوبندی خلیفہء مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ جو لوگ بَشَرٌ مِثْلُکُمْ سے مثلیت کی دلیل پکڑتے ہیں یہ غلط ہے حضور علیہ الصلٰوۃ والسّلام کا مماثل دونوں جہانوں میں نہیں ہے۔

اس سے مراد یہ ہے کہ حضور ﷺ اور دیگر لوگ مخلوقِ خدا ہیں یعنی حضور علیہ الصّلٰوۃ والسّلام نہ خدا ہیں نہ ملائکہ اور نہ جن ہیں، (بلکہ) انسان اور بندۂ خدا ہیں۔

---

[1] (تقویۃالایمان، ص ۳۷۴)

سوال: تبلیغی جماعت میں اکثر جہلاء تبلیغ کرتے ہیں، کیا یہ جائز ہے یا ناجائز؟ اور عوام کے لئے ایسے جہلاء کی تبلیغ سننا کیسا ہے؟	جواب: مجالس الابرار میں مولوی ابرار الحق دیوبندی اور مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی سے حکیم محمد اختر دیوبندی، مولوی عبد الغنی پھولپوری دیوبندی، مفتی محمد شفیع دیوبندی اور مولوی محمد یوسف بنوری دیوبندی یہ فتویٰ نقل کرتے ہیں کہ علم کی شرط ہونے سے معلوم ہو گیا ہو گا کہ آج کل جو اکثر جاہل یا کالجاہل لوگوں کو وعظ کہتے پھرتے ہیں اور بے دھڑک غلط سلط روایات و احکام بلا تحقیق بیان کرتے ہیں۔ سخت گناہگار ہوتے ہیں اور سامعین کو بھی اُن کا ایسا وعظ سننا جائز نہیں ہے کہ اس سے بجائے ہدایت کے گمراہی کا اندیشہ قوی ہے۔ [1] جیسا کہ شاہراہِ تبلیغ میں جناب قاضی عبد السلام صاحب نے ثابت کر دیا ہے کہ یہ تبلیغی پارٹی والے ضالّ وَ مُضِلّ ہیں۔
سوال: جن کے عقائد میں مذکورہ خلل موجود ہو تو کیا کلمہ اور نماز پڑھنے کے باوجود گمراہ، بے دین خارج از اسلام ہیں؟	جواب: کتاب اشدّ العذاب کے مصنّف مرتضیٰ حسن در بھنگی ناظمِ تعلیمات دارالعلوم دیوبند لکھتے ہیں: ''مسلمان خوب سمجھ لے کہ اکثر لوگ اس میں احتیاط کرتے ہیں حالانکہ حکم یہی ہے کہ منکرِ ضروریاتِ دین کو کافر کہا جائے۔ ورنہ کیا منافق سب کچھ فرائض و واجباتِ دین ادا نہ کرتے تھے؟ منافقین بھی اہلِ قبلہ تھے، مسیلمہ کذّاب بھی اہلِ قبلہ تھا ورنہ دیانند سرسوتی اور گاندھی نے کیا قصور کیا۔ بس حکم یہی ہے، مسئلہ یہی ہے آسمان ٹلے زمین ٹلے یہ حکم نہیں ٹل سکتا۔ چاہے کوئی تسلیم کرے یا نہ کرے، حکم سنا دیا ہے تمہارا نفع اسی میں ہے کہ منافقین کو کافر و مرتد کہا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ حکم چھپایا نہیں جا سکتا۔ [2]

---

[1] (مجالس الابرار، ص ۱۰)

[2] (اشدّ العذاب، ص ۱۰، ۹)

توہینِ انبیاء، انکارِ ختمِ نبوّت، دعویٰ نبوّت، انکارِ ضروریاتِ دین یہ سب کفر ہے۔[1]

جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے:

إِذَا جَاءَکَ الْمُنَافِقُونَ قَالُوا نَشْهَدُ إِنَّکَ لَرَسُولُ اللهِ وَاللهُ يَعْلَمُ إِنَّکَ لَرَسُولُهُ وَاللهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَكَاذِبُونَ (المنافقون ۱)

ترجمہ: ''جب منافق تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضور ﷺ بے شک اللہ کے رسول ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ آپ اس کے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ منافق بے شک جھوٹے ہیں''۔

مفتی محمد شفیع دیوبندی اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ جب آپ ﷺ کے پاس یہ منافقین آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم دل سے گواہی دیتے ہیں کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور یہ تو اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اس میں تو اُن کے قول کی تکذیب نہیں کی جا سکتی۔ اور باوجود اس کے اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافقین اس کہنے میں جھوٹے ہیں کہ ہم دل سے گواہی دیتے ہیں کیونکہ وہ گواہی محض زبانی ہے اعتقادِ قلب سے نہیں۔ ان لوگوں نے اپنی قسموں کو اپنی جان و مال کو بچانے کیلئے ڈھال بنا رکھا ہے کیونکہ اظہارِ کفر کرتے تو ان کی حالت بھی مثل دوسرے کفّار کے ہو جاتی کہ جہاد کیا جاتا اور قتل و غارت ہوتا۔ پھر اس لازمی خرابی کے ساتھ متعدی خرابی بھی ہے کہ یہ لوگ دوسروں کو بھی اللہ کی راہ سے روکتے ہیں بیشک ان کے یہ اعمال بہت ہی برے

[1] (اشد العذاب، ص ۱۴)

	ہیں۔ اور ہمارا یہ کہنا کہ ان کے اعمال بہت برے ہیں۔ اس سبب سے ہے کہ یہ لوگ اوّل ظاہر میں ایمان لے آئے۔ پھر اپنے شیاطین کے پاس جاکر کلماتِ کفریہ اِنَّا مَعَکُمۡ اِنَّمَا نَحۡنُ مُسۡتَھۡزِءُوۡنَ کہہ کر کافر ہو گئے۔ مطلب یہ کہ ان پر برے اعمال کا حکم کرنا ان کے نفاق کے سبب سے ہے کہ وہ بدترین عملِ کفر ہے۔"[1]
سوال: کیا خوارج وہابیہ کے ایسے عقائد بھی ہیں جن کے سبب سے ان کی ظاہری کلمہ گوئی اور نماز، روزہ وغیرہ عبادات ظاہری وغیرہ سب بے کار ہیں؟	جواب: یہ بات تو پہلے جناب عبد السلام صاحب فاضل دیوبند نے ظاہر کی ہے کہ ان کے ظاہری اعمال شیطانی ہیں۔ لیکن پھر بھی حسین احمد مدنی صدر مدرسینِ دیوبند کے منہ سے سنئیے: "وہابیہ امرِ شفاعت میں اس قدر تنگی کرتے ہیں کہ بمنزل عدم کے پہنچا دیتے ہیں"۔[2] جیسا کہ تحریر ہے کہ وہابیہ منکرِ شفاعت ہیں۔[3] مولوی حسین احمد مدنی صدر مدرسین دیوبند لکھتے ہیں کہ: " ابنِ عبد الوھاب نجدی کا عقیدہ تھا کہ جملہ اہلِ عالم و تمام مسلمانان دیارِ مشرک و کافر ہیں اور ان سے قتل و قتال کرنا اور ان کے اموال کو ان سے چھین لینا حلال جائز بلکہ واجب ہے۔"[4] یہ ہر ایک عالم کو معلوم ہے کہ مسلمان کو کافر و مشرک کہنا اور اس کے مال و دولت کو لوٹنا حرام قطعی ہے اور پھر اس

[1] (معارف القرآن، جلد ۸، ص ۷۴۴)

[2] (الشھاب الثاقب ص ۶۷)

[3] (نور الانوار قمر الاقمار ص ۲۴۷)

[4] (الشھاب الثاقب، ص ۴۳)

	کو حلال سمجھنا کفر، اور سمجھنے والا کافر ہے یعنی قطعی حرام کو حلال سمجھنے والا قطعی کافر ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ہے: وَمَنْ یَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُہٗ جَھَنَّمُ خَالِدًا فِیھَا (النساء ۹۳) یہ ہے وہابیوں کا عقیدہ جس کے سبب سے ان کے سارے اعمال تباہ و برباد ہو جاتے ہیں۔
سوال: کیا ان کی کلمہ گوئی بھی جھوٹ ہے؟	جواب: ان لوگوں کی کلمہ گوئی کی حقیقت جھوٹ پر ہے کیونکہ یہ لوگ کلمہ طیّبہ اس طرح پڑھ کر بیان کرتے ہیں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کوئی کچھ نہیں کر سکتا سب کچھ اللہ کر سکتا ہے۔ بس اللہ تعالےٰ سے کرنے کا اور مخلوق سے نہ کر سکنے کا عقیدہ رکھنا چاہیئے۔ ذرا غور فرمائے کلمہ طیّبہ کا اس طرح ترجمہ بیان کرنا اللہ تعالٰی معبودِ برحق اور شانِ خداوندی کے بہت سخت خلاف ہے کیونکہ قرآن کریم و تفاسیر اور دینی مذہبی کتُب میں کلمہ طیّبہ کا معنی یہ ہے کہ پہلے جزو میں غیر اللہ یعنی معبودانِ باطلہ کی نفی ہے اور دوسرے جزو میں معبودِ برحق وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ کا اثبات ہے جس کا تفسیری معنی یہ ہے کہ اللہ تعالٰی کے سوا کوئی معبود نہیں تو ان لوگوں نے پہلے جزو میں معبودانِ باطلہ کی نفی بھی نہ بیان کی اور دوسرے جزو میں معبودِ برحق وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ کا اثبات بھی بیان نہ کیا بلکہ پہلے جزو میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا معنی یہ بیان کیا کہ مخلوق کچھ نہیں کر سکتی اور دوسرے جزو کا یہ معنی بیان کیا کہ اللہ سب کچھ کر سکتا ہے یعنی نہ کرنے والی مخلوق ہے۔ اور کرنے والا اللہ ہے پھر یہ لوگ ایسا کیوں کہتے ہیں کہ ہم تبلیغ کرتے ہیں۔ دوسرا یہ کہ کام کرنے کی نسبت، یہ تو فعل ہے اور عمل نیک یا بد ہے اور یہ صفتِ مخلوق ہے اور اللہ تعالٰی صفتِ

مخلوق سے پاک ہے تو یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی شان میں کیوں نیکی و برائی کی نسبت کرتے ہیں۔

تیسرا یہ کہ جب کرنے والا ان کے عقائد میں اللہ تعالیٰ ہے تو پھر جب بھی مخلوق کو یہ نسبت راجع ہوتی ہے کہ فلاں نے یہ کام کیا اور فلاں نے یہ کام کیا تو تمام مخلوق ان کے عقائد کے مطابق اللہ اللہ ہے یعنی ہر ایک آدمی کو اللہ اللہ کی نسبت کرتے ہیں۔

چوتھا یہ کہ یہ عقائد جبریہ کے ہیں کہ انسانی مثال پتھر وغیرہ کی ہے وہ کچھ نہیں کر سکتا جو نیکی یا برائی کرتا ہے وہ مجبور محض ہے اس پر نیکی یا بُرائی کا فعل اللہ تعالیٰ کراتا ہے تو کفار و مشرکین کا بھی یہی کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو کافر کر دیا ہے اور ہم سے کفر کراتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ (نعوذُباللّٰہ) ظلم کرتا ہے کہ ہم کو دوزخ میں بھیجتا ہے یا ہم کو عذاب دیتا ہے۔ پانچواں یہ کہ جب یہ لوگ معبودانِ باطلہ کی نفی نہیں کرتے تو اس بات پر بت پرستوں اور کفّار و مشرکین کو خوش کرتے ہیں کیونکہ کفار و مشرکین اپنے معبودانِ باطلہ کے رد کو بہت برا سمجھتے ہیں۔

چھٹا یہ کہ کفّار و مشرکین اور ان کے معبودانِ باطلہ کے مقابلے میں معبودِ برحق وحدہٗ لاشریک کا اثبات کرنا بھی بہت سخت کلام ہے کیونکہ کفّار و مشرکین نیا اپنے لئے بت مقرر کیے ہیں جس کی پوجا کرتے ہیں اور تمام مسلمانوں کے لیے ایک سچا وحدہٗ لا شریک معبودِ برحق ایک ذاتِ پروردگارِ عالم ہے تو کفّار و مشرکین اور مسلمانوں کے درمیان یہ بنیادی مخالفت ثابت ہے۔

ساتواں یہ کہ اس بات کو کفّار و مشرکین شیاطین کبھی بھی برا نہیں مانتے کہ اللہ وہ ہے جو سب کچھ کر سکتا ہے اور مخلوق کچھ نہیں کر سکتی بلکہ یہ کفّار کی طرف داری ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم خود کفر نہیں کرتے یہ ہم سے اللہ کراتا

ہے۔

الحاصل تبلیغی فرقہ وہابیہ کا مقصد نہ معبودانِ باطلہ کارد ہے اور نہ معبودِ بر حق کا اثباتِ معبودیت ہے بلکہ ان لوگوں کا اصل مقصد یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم بعد الوفات کچھ نہیں کرسکتے اور نہ سنتے ہیں اور نہ دیکھتے ہیں نہ کرتے ہیں بلکہ ان وہابیہ کا اعتقاد یہ ہے۔

جیسا کہ صدر مدرسین حسین احمد دیوبندی لکھتے ہیں کہ:

''وہابیوں کا بڑا مقولہ ہے **معاذاللہ ثم معاذاللہ** نقلِ کفر کفر نباشد کہ ہمارے ہاتھ کی لاٹھی ذاتِ سرورِ کائنات ﷺ سے ہم کو زیادہ نفع دینے والی ہے ہم اس سے کتّے کو بھی دفع کرسکتے ہیں اور ذاتِ فخر دوعالم ﷺ تو یہ بھی نہیں کرسکتے۔(**العیاذباللہ تعالیٰ**)۔''[1]

ثابت ہوا کہ وہابی لوگ نہ کرسکنے کی جو نسبت کرتے ہیں کہ کوئی کچھ نہیں کرسکتا یہ نسبت رحمۃ للعٰلمین محمد رسول اللہ ﷺ اور اولیاء اللہ کی طرف کرتے ہیں یعنی یہ لوگ وہابیہ ظاہری دعویٰ میں اللہ تعالیٰ سے مستغنی نہیں ہیں بلکہ یہ لوگ سید العالمین محمد رّسول اللہ ﷺ اور اولیاء اللہ سے مستغنی ہیں جس طرح کفّار و مشرکین و منافقینِ مکّہ حضور اکرم ﷺ سے مستغنی تھے جیسا کہ سورہ عبس کی آیت **أَمَّا مَنِ اسْتَغْنَى (عبس ۵)** کے معنی ہیں کہ وہ جو بے پرواہ بنتا ہے یعنی اس سے مراد ابوجہل بن ہشام، عتبہ بن ربیع ابی بن خلف، اُمیہ بن خلف اور شیبہ وغیرہ ہیں۔

ثابت ہوا کہ حضور ﷺ سے مستغنی اور بے پرواہ ہونا کفّار و مشرکین کی پیروی ہے اس سے معلوم ہوا کہ اپنے کو

[1] (الشھاب الثاقب، ص ۴۷)

حضور ﷺ سے بے پرواہ جاننا یعنی مستغنی جاننا کہ حضور ﷺ کچھ نہیں کرسکتے یہ بدترین کفر ہے جیسا کہ وہابیہ حضورِ اکرم ﷺ کی ذاتِ اقدس سے ایسے مستغنی اور بے پرواہ ہیں کہ حضور ﷺ کچھ نہیں کرسکتے۔ لہٰذا وہابیہ شفاعت کے بھی منکر ہیں جیسا کہ پہلے مذکور ہوا۔

اب اہلِ سنّت علماء کا اور عوام کا عقیدہ فاضلِ دیوبند سہارنپور مولانا احمد اللہ صاحب کی کتاب "**البصائر**" سے سنیئے:

وقَالَ الامام الغزالی من یستمد بہ فی حیاتہ یستمد بعد مماتہ۔

یعنی سب اولیاء اللہ اور انبیاء علیہم السلام کی وفات کے بعد ان سے استمداد طلب کرنے کے لئے اتنی دلیل کافی ہے کہ جو بحال حیات امداد کرسکتے ہیں تو بعد الوفات بھی وہ امداد کرسکتے ہیں۔[1]

جیسا کہ حدیث شریف سے ثابت ہے کہ اس اُمّت کے ساتھ حضرت موسیٰؑ نے بعد الوفات یہ امداد اور احسان فرمایا تھا کہ شب معراج میں پچاس نمازوں کے بجائے پانچ کروادیں اگر صرف قرآن و حدیث کے دلائل اس مسئلہ کے لیے لکھنا چاہیں تو کافی دفتر بن جائے گا۔ عاقل اور اصیل کے لیے اتنا اشارہ کافی ہے۔

الحاصل: کلمہ طیّبہ بھی آیت قرآنی ہے اور اس میں معبودان باطلہ کی نفی ہے اور معبود برحق وحدہ' لاشریک کا اثبات ہے اور تبلیغی وہابیہ جو خوارج میں سے ہیں وہ اس کا معنی اپنی رائے کے مطابق بخلافِ قرآن بلکہ بخلافِ وحدہ' لاشریک کرتے ہیں جو کہ سخت ترین کفر ہے۔

امام ربّانی مجدد الف ثانی رحمۃ علیہ **مکتوبات جلد دوم** کے **مکتوب ۲۳۴** میں قرآن کی تحریف کرنے والوں کے حق

[1] (البصائر، ص ۴۲)

میں فتویٰ صادر فرماتے ہیں:

مَنْ فَسَّرَ الْقُرْاٰنَ بِرَاْیِهٖ فَقَدْ کَفَرَ۔

یعنی جس نے قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے کی وہ کافر ہو گیا۔

لیکن یہ لوگ معنی معبود وحدہ' لاشریک کو فاعل پر تبدیل کرتے ہیں کہ فعل کرنا ایک نسبتِ مجازی سب مخلوق کے لئے بولنا قرآن و حدیث سے ثابت ہے اور اس نسبتِ مجازی سے انکار بھی قرآن و حدیث کا انکار ہے اور یہ انکار کفر ہے۔

جیسا کہ آیت: وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى (المائدة ۲)

ترجمہ: ''اور نیکی اور پرہیز گاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو''۔

دوسری آیت: فَإِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ هُوَ الَّذِي أَيَّدَكَ بِنَصْرِهِ وَبِالْمُؤْمِنِينَ (الأنفال ۶۲)

ترجمہ: ''تو بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں کافی ہے۔ وہی ہے جس نے تمہیں زور دیا اپنی مدد کا اور مسلمانوں کا''۔

تیسری آیت: فَلَمَّا أَحَسَّ عِيسَى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ أَنْصَارِي إِلَى اللّٰهِ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنْصَارُ اللّٰهِ (آل عمران ۵۲)

ترجمہ: ''پھر جب عیسٰی علیہ السلام نے ان سے کفر پایا (یعنی ارادہ کفر جو یہودیوں نے کر لیا تھا) فرمایا کہ کون ہے میری مدد کرنے والا اللہ کی طرف؟ حواریوں نے کہا ہم دینِ خدا کے مددگار ہیں''۔

اس سے ثابت ہوا کہ مصیبت کے وقت اللہ کے بندوں سے مدد لینا سنّتِ پیغمبر ؑ ہے۔

دوسرا یہ کہ نبی کی مدد گویا کہ خدا کی مدد ہے کہ ان لوگوں نے عیسیٰ علیہ السلام کی مدد کی مگر انہیں انصار اللہ کہا گیا۔ اب بھی ان کے دین والوں کو نصاریٰ کہتے ہیں۔ جیسے حضور ﷺ کے صحابہ کرام کی ایک جماعت کا نام انصار ہے۔ الخ

زندوں کے ساتھ باقی انبیاء علیہم السلام کی بعد الوفات امداد اس آیت سے ثابت ہے:

لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ(آل عمران ۸۱)

ترجمہ: ''تم ضرور بالضرور اس پر ایمان لانا (یعنی حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام پر) اور ضرور بالضرور اس کی مدد کرنا''۔

یعنی بروز میثاق اللہ تعالیٰ نے سارے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسّلام سے نبی آخر الزماں ﷺ پر ایمان لانے اور ان کی مدد فرمانے کا وعدہ لیا تھا۔

معلوم ہوا کہ صالحین بعد الوفات بھی مدد کرتے ہیں کیونکہ دینِ محمد ﷺ کے زمانہ میں پچھلے تمام انبیاء علیہم السّلام وفات پا چکے تھے۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مدد کی اس طرح کہ شبِ معراج میں پچاس نمازوں کو پانچ کرا دیں۔ اگر وہابیہ انبیاء کرام کے بعدِ وفات مدد کے منکر ہیں تو انہیں چاہیئے کہ پانچ نمازوں کے بجائے پچاس پڑھا کریں۔

سوال: کیا وہابیہ بھی ابنِ تیمیہ کی طرح اللہ تعالیٰ کے لئے جسم ثابت کرتے ہیں؟ اور کیا یہی عقیدہ رکھتے ہیں؟	جواب: صدر مدرسین حسین احمد دیوبندی الشہاب الثاقب میں تحریر کرتے ہیں مثلاً الرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى (طٰہٰ ۵) وغیرہ آیت میں طائفہ وہابیہ استویٰ ظاہری اور جہت وغیرہ ثابت کرتا ہے جس کی وجہ سے جسمیت وغیرہ لازم آتا ہے۔[1]
سوال: حرفِ ندا یارسول اللہ ﷺ کے متعلق وہابیہ کیا عقیدہ رکھتے ہیں؟	جواب: وہابیہ نجدیہ بھی اعتقاد رکھتے ہیں اور برملا کہتے ہیں کہ یارسول اللہ ﷺ میں استعانت لغیر اللہ ہے اور وہ شرک ہے چنانچہ وہابیہ عرب کی زبان سے بارہا سنا گیا کہ الصّلوٰۃ و السّلام علیک یارسول اللہ ﷺ کو سخت منع کرتے ہیں اور اہلِ حرمین شریفین پر سخت نفرتیں اس نداء اور خطاب پر کرتے ہیں اور ان کا استہزاء اڑاتے ہیں اور کلماتِ ناشائستہ استعمال کرتے ہیں حالانکہ ہمارے بزرگانِ دین اس صورت اور جملہ صورت درود شریف کو اگرچہ بصیغہ خطاب و نداء کیوں نہ ہو، مستحب و مستحسن جانتے ہیں۔[2] جیسا کہ مولوی گنگوہی اور مولوی نانوتوی بانیٔ دیوبند فرماتے ہیں: مدد کر اے کرم احمدی کہ تیرے سوا نہیں ہے قاسم بے کس کا کوئی حامیٔ کار جو تو ہی ہم کو نہ پوچھے تو کون پوچھے گا بنے گا کون ہمارا تیرے سوا غم خوار

[1] (الشہاب الثاقب، ص ۶۶)

[2] (الشہاب الثاقب ص ۶۵)

لیکن وہابیہ خبیثہ کثرت صلوۃ وسلام اور درود بر خیر الانام ﷺ اور قرآتِ دلائل الخیرات و قصیدہ بردہ و قصیدہ ہمزیہ وغیرہ اور اس کے پڑھنے اور اس کے استعمال کرنے ااور ورد بنانے کو سخت قبیح ومکروہ جانتے ہیں اور قصیدہ بردہ کے بعض اشعار شرک وغیرہ کی طرف منسوب کرتے ہیں، مثلاً:

یَا اَشْرَفَ الْخَلْقِ مَالِیْ مِنْ اَلُوْذُبِہٖ

سِوَاکَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعِمَمِ

معنیٰ: اے افضل المخلوقات میرا کوئی نہیں جس کی پناہ پکڑوں بجز تیرے بروقت نزولِ حوادث۔ [1]

الحاصل کتاب الشہاب الثاقب میں صدر مدرسین حسین احمد صاحب دیوبندی نے تقریباً دس جگہ وہابیہ کے لیے لفظ خبیث و خبیثہ استعمال کیا ہے اور خبیث اور خبیثہ قرآن و حدیث میں ابلیس علیہ اللعنت مشرکین، کفّار، حرام زادوں، ولد زنا، لوطیوں، منافقین، خنازیر اور پلید نجسوں کے لئے تقریباً چوبیس آیتوں سے ثابت ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ چونکہ صدر مدرسین دیوبند حسین احمد صاحب قرآن کو اچھی طرح جانتے تھے اور یہ آیتیں جن میں لفظِ خبیث شیاطین، کفار، حرام زادوں، ولد زنا، لوطیوں، خنازیر نجس اور پلیدوں کے لئے ثابت ہے وہ خوب جانتے تھے کہ جب انہوں نے یہ جملہ صفات خبیثہ عقائد اور اعمال خبیثہ وہابیوں میں دیکھ لئے تو اس بنا پر انھوں نے وہابیہ کے لئے ایسا جامع لفظ بار بار استعمال کیا ہے کہ یہ سب خبائث کا مجموعہ ہے۔

سب خبائث اس لفظِ خبیث و خبیثہ میں جمع ہیں تو بقول حسین احمد صاحب صدر مدرسین دیوبند وہابیہ سب خبائثوں

---

[1] (الشھاب الثاقب، ص ٦٦)

کا مجموعہ ہیں یعنی ان لوگوں میں سب خبائث جمع ہیں، کوئی ایسا خبیث اعتقاد اور عمل نہیں ہے کہ وہابیہ میں موجود نہ ہو۔ اب وہابیوں کو چاہئے کہ مولانا حسین احمد صاحب صدر مدرسین سے دریافت کریں۔

جیسا کہ قرآن کریم میں سے بطور نمونہ ایک آیت تحریر کی جاتی ہے:

الْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ وَ الْخَبِيثُونَ لِلْخَبِيثَاتِ (النور ۲۶)

یعنی ناپاک عورتیں ناپاک مردوں کے لئے ہیں اور ناپاک مرد ناپاک عورتوں کے لئے ہیں۔

دوسری آیت میں خبیثوں کے لئے عذاب ملاحظہ کیجئے:

لِيَمِيزَ اللّٰهُ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيثَ بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ فَيَرْكُمَهُ جَمِيعًا فَيَجْعَلَهُ فِي جَهَنَّمَ أُولَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ (الأنفال ۳۷)

ترجمہ: ''اس لئے کہ اللہ تعالیٰ جدا فرمادے خبیث کو طیّب سے، یعنی خبیثوں کو تلے اوپر رکھ کر سب ایک ڈھیر بنا کر جہنّم میں ڈال دے یہی نقصان پانے والے ہیں''۔

مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندی اس آیت کی تفسیر میں تحریر کرتے ہیں کہ:

''کافر لوگوں کو دوزخ کی طرف لے جانے کے لئے قیامت میں جمع کیا جائے گا تا کہ اللہ تعالیٰ ناپاک لوگوں کو پاک لوگوں سے الگ کر دیں کیونکہ جب دوزخیوں کو دوزخ کی طرف لائیں گے ظاہر ہے کہ اہل جنّت ان سے علیحدہ رہ

جائیں گے اور ان سے الگ کر کے ناپاک (خبیث) کافروں کو ایک دوسرے سے ملا دے گا یعنی ان سب کو جہنم میں ڈال دے گا۔ ایسے ہی لوگ پورے خسارے میں ہیں جس کا کہیں منتہیٰ نہیں"۔[1]

ثابت ہوا کہ وہابیوں کو صدر مدرسین حسین احمد صاحب نے بار بار خبیث و خبیثہ لکھا ہے اور خبیث و خبیثہ اور خبیث و خبیثہ کی تفسیر آیتِ قرآنی کے تحت مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندی نے یہ ثابت کیا ہے کہ خبیث و خبیثہ کفّار و مشرکین ہیں۔ خبیث و خبیثہ کو قرآن و حدیث کافر و مشرک قرار دیتے ہیں۔

پھر مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندی معارف القرآن جلد ۸، ص ۱۷۶ پر تحریر کرتے ہیں کہ لوح محفوظ تحت العرش ہے۔ (کما فی در المنثور سورۃ البروج)

اور وہ مقدس ہے، شیاطین خبیثہ کی وہاں رسائی نہیں۔ یعنی صفت خبیث اوّل صفت شیطان ہے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیٓ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَ الْخَبَائِثِ یعنی شیاطین بھی خبیثہ ہیں اور شیاطین کے اعمال بھی خبیثہ ہیں تو جب صدر مدرسین حسین احمد نے وہابیہ کے لیے لفظ خبیث بار بار استعمال کیا ہے تو اس نے خوب تجربہ سے معلوم کیا ہے کہ وہابیہ واقعی شیاطین اور کفار و مشرکین میں سے ہیں اور ان کے اعمال و عقائد بھی خبیثہ ہیں اور سب مسلمانوں کو معلوم ہے۔

جیسا کہ قرآن کریم میں ہے کہ:

الشَّیْطَانِ اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ (البقرۃ ۱۶۸)

---

[1] (تفسیر معارف القرآن، جلد چہارم ص ۲۲۷)

کہ بے شک تمہارے لئے شیطان کھلا دشمن ہے۔

تو ہر مسلمان کو چاہئے کہ اپنے آپ کو اور اپنے ایمان و اسلام کو وہابیہ خبیثہ سے بچائے۔ کیونکہ شیاطین ہمیشہ کے لئے مسلمانوں کی ایمانی دولت کو لوٹتے ہیں اور مسلمانوں کو کافر، مشرک، دشمنِ اللہ جل جلالہ اور رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور دشمنِ اولیاء اللہ اور دشمنِ موء منین بناتے ہیں اور مسلمانوں میں تفرقہ اور فساد ڈالتے ہیں۔ اسی طرح یہ تمام صفات خبیثہ وہابیہ میں موجود ہیں۔

قولِ خداوندی ہے:

كَانَتْ تَعْمَلُ الْخَبَائِثَ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمَ سَوْءٍ فَاسِقِينَ (الأنبياء ۷۴)

ترجمہ: "جو کرتے تھے گندے کام وہ تھے لوگ بڑے نافرمان"۔

مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندی اپنی تفسیر معارف القرآن میں آیت شریف مذکورہ کی تفسیر کرتے ہیں تعمل الخبث خبائث جمع خبیثہ کی ہے۔ بہت سی خبیث اور گندی عادتوں کو خبائث کہا جاتا ہے۔ یہاں کی سب سے بڑی خبیث عادت جس سے جنگلی جانور بھی پرہیز کرتے ہیں، وہ لواطت تھی (جو قومِ لوط علیہ السّلام نے کی تھی اور اس کو ابلیس لعین نے بتایا تھا) یعنی مرد کے ساتھ شہوت پورا کرنا۔ [1]

اب علماء دیوبند کی لغات کا فیصلہ یہ ہے:

خبیث معنی: ناپاک پلید، بد باطن (یعنی بدعقیدہ) شریر (یعنی فسادی) نجس وناپاک (یعنی مشرک) اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ

[1] (معارف القرآن، جلد ۶، ص ۲۰۴)

	نَجَسٌ بحوالہ فیروز اللغات، قائد اللغات، لغاتِ سعیدی وغیرہ سے ثابت ہوا کہ جب حسین احمد صاحب نے کلی طور پر جمیع خبائث یعنی کلی شیطانی کفر شرک کے منافقانہ عقائد اور اقوالِ خوارج وہابیہ میں ملاحظہ کئے تو اس وقت فتویٰ دے دیا کہ وہابیہ خبیث و خبیثہ ہیں۔ [1]
سوال: بے شک لفظِ خبیث و خبیثہ تو جامع سب خبائث و کفریات نجاستوں کا ہے لیکن جب مولوی حسین احمد صاحب نے خوارج وہابیہ کو خبیث و خبیثہ کہا ہے اور ان پر ایسا سخت فتویٰ لگایا ہے تو خوارج وہابیہ نے ان کو کوئی تعزیر نہیں دی کیونکہ جس کسی نے کسی کو فاسق یا کافر یا خبیث کہا اور وہ ایسا نہیں تھا تو اس کو تعزیر دینا چاہیئے۔ [2] زندیق، فاجر، منافق، لوطی، دیّوث کہنے پر ایک ہی تعزیر ہے یعنی سب ایک ہی ہیں۔	جواب: نسبتِ خبیث و خبیثہ جو جامع سب خبائث و کفریات نجاستوں کا ہے یہ تو اس وقت ان لوگوں نے اپنے لئے قبول کیا کہ جب ان لوگوں نے خارجیّت وہابیت کو قبول کیا۔ اُمرائے تبلیغ نے یہ سب کچھ بہت خوشی سے قبول کیا اور لکھا: "ہم خود بھی اپنے بارے میں صفائی سے عرض کرتے ہیں کہ ہم بہت بڑے وہابی ہیں۔" دوسرے مخاطب نے جواب دیا: "مولوی صاحب! میں خود تم سے بڑا وہابی ہوں"۔ [3] جب ان لوگوں نے خود خارجیّت وہابیت بہت فخر سے منظور کر لی تو خبیث و خبیثہ کہنے پر حسین احمد صاحب کو تعزیر کس طرح دی جا سکتی ہے۔ اَلرِّضَاءُ بِالْکُفْرِ کُفْرٌ یہ لوگ خوارج وہابیہ خود اپنے کفر پر رضا مند ہیں اور ان لوگوں نے بخوشی اس کو قبول کیا

[1] (الشہاب الثاقب، ص ۴۳، ۵۱، ۵۴، ۶۲، ۶۵، ۶۶ مطبوعہ دیوبند)

[2] (فتوی دردویه، ص ۴۷۶، شامی، درمختار، تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق جلد ۳، ص ۲۰۸)

[3] (سوانح محمد یوسف امیر تبلیغ ص ۱۹۱، ۱۹۳)

ہے یعنی ان لوگوں نے عقائد و افعال فاسدہ، شیطانیہ، کفریہ، منافقانہ، خارجیہ، جبریہ، وہابیہ، کو قبول کیا ہے۔ جب ایک آدمی اپنا نام ابلیس لعین رکھ لے پھر لوگ اس کو ایسا کہیں کہ "او لعین ابلیس" تو اس کہنے والے پر کوئی جرم ہے کہ نہیں؟ نہیں، پھر اگر وہ خود اس نام پر خفا ہوتا ہے تو وہ خود سزا کا لائق ہے، اوروں کا کیا قصور ہے۔

سوال: یہ ٹھیک ہے کہ ان تبلیغی فرقہ والوں نے خود اپنے کو بڑا سخت وہابی کہا ہے اور کہتے ہیں اور یہ بھی میں نے تسلیم کیا کہ جمہور علماء محققین فضلاء علماء خصوصاً اکابر حضرات دیوبند نے بھی تحریر کیا ہے کہ وہابی ابنِ عبدالوہاب نجدی اور ابن تیمیہ کے معتقدین اور مقلدین کو کہتے ہیں اور ابن تیمیہ اور ابن عبد الوہاب نجدی اور ان کے معتقدین سب کے سب خوارج ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ اتنا بڑا گروہ جو کہ ہزاروں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں دنیا سے رائیونڈ میں جمع ہو جاتے ہیں یہ کیسے خبیث و خبیثہ ہیں یہ سب ناممکن ہے اتنا بڑا گروہ خبیث و خبیثہ کیسے بن گیا؟

جواب: قولِ خداوندی ہے:

قُلْ لَا يَسْتَوِي الْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ أَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيثِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (المائدۃ ۱۰۰)

مفسر محمد شفیع دیوبندی صاحب ترجمہ: تو کہہ دے کہ برابر نہیں ناپاک یعنی خبیث اور پاک اگرچہ تجھ کو بھلی لگے خبیث کی کثرت سو ڈرتے رہو اللہ سے اے عقلمندو تاکہ تمہاری نجات ہو۔

مفتی صاحب تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اے دیکھنے والے تجھ کو ناپاک (یعنی خبیث) کی کثرت (جیسا کہ دنیا میں یہی واقع ہوتا ہے) تعجّب میں ڈالتی ہے جو کہ باوجود ناپسندیدہ ہونے کے یہ کثیر کیوں ہیں مگر یہ سمجھ لو کہ کثرت جو کسی حکمت کی دلیل ہے حق ہونے کی نہیں۔ یعنی کثرت دلیل صداقت اور حق مقبولیت کا نہیں۔ [1]

آگے ارشاد فرمایا:

وَلَوْ أَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيثِ (المائدۃ ۱۰۰)

---

[1] (معارف القرآن جلد ۳، ص ۳۳۷)

یعنی اگرچہ دیکھنے والوں کو بعض اوقات خراب چیزوں کی کثرت مرغوب کر دیتی ہے۔اور گردوپیش میں خبیث اور خراب چیزوں کے پھیل جانے اور غالب آجانے کے سبب انھی کو اچھا سمجھنے لگتے ہیں مگر یہ انسانی علم وشعور کی بیماری اور احساس کا قصور ہوتا ہے۔[1]

قُلْ لَا يَسْتَوِي الْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ أَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيثِ(المائدة ۱۰۰)

یہ آیت اگرچہ ایک خاص واقعہ میں نازل ہوئی کہ اعدادوشمار کی کمی،زیادتی کوئی چیز نہیں کثرت وقلّت سے کسی چیز کی اچھائی یا برائی کو نہیں جانچا جاسکتا۔ انسانوں کے سر اور ہاتھ شمار کر کے اکیاون ۵۱ ہاتھوں کو انچاس ۴۹ کے مقابلے میں حق وصداقت کا معیار نہیں کہا جاسکتا، بلکہ اگر دنیا کے ہر طبقہ کے حالات پر ذرا بھی نظر ڈالی جائے تو سارے عالم میں بھلائی کی مقدار اور تعداد کم اور برائی کی تعداد میں کثرت نظر آئے گی۔ایمان کے مقابلہ میں کفر، تقویٰ وطہارت اور دیانت وامانت کے مقابلے میں جہل، عقل کے مقابلہ میں بے عقلی کی کثرت کا مشاہدہ ہو گا۔ جس سے اس کا یقین لازمی ہو جاتا ہے، کسی چیز یا کسی جماعت کی تعداد کی کثرت اس کے اچھے یا حق پر ہونے کی قطعاً دلیل نہیں ہو سکتی بلکہ کسی چیز کی اچھائی اور بہتری اس چیز اور اس جماعت کے ذاتی حالات وکیفیات پر دائر ہوتی ہے۔ حالات وکیفیات اچھی ہیں تو وہ اچھی اور اگر وہ بُری ہیں تو وہ چیز خود بھی بُری ہے۔یہ ہر گز نہیں کہ جس چیز (یا جس جماعت) کو زیادہ تعداد کے لوگوں نے اختیار کر لیا ہے وہی چیز حلال اور جائز ہے یا کسی جماعت کو زیادہ تعداد کے لوگوں نے اختیار کر لیا وہی جماعت اچھی اور بر حق ہے۔ آیت کے آخر میں ارشاد فرمایا: فَاتَّقُوا اللهَ

[1] (معارف القرآن جلد۳،ص ۲۴۲)

يَاأُولِي الْأَلْبَابِ (المائدة ۱۰۰) (یعنی: اے عقل والو! اللہ سے ڈرو)۔ جس چیز میں اشارہ فرمایا کہ کسی چیز (کسی جماعت) کی تعداد کی کثرت کا مرغوب ہونا یا کثرت کو مقابلہ قلّت کے حق و صحیح کا میعار قرار دینا عقلاء کا کام نہیں ہے اسی لئے عقلاء کو خطاب اور ان کو اس غلط رویّہ سے روکنے کے لئے فَاتَّقُوْ اللہ کا حکم دیا گیا ہے۔ [1]	
جواب: فتویٰ علماء سرحد ہے کہ "ابن عبد الوہاب نجدی بہ اتفاق جمہور علماء وفقہا خارجی ہے اور اس کے جملہ معتقدین نام نہاد موحدین وہابی خارجی ہیں"۔ [2]	سوال: کیا صدر مدرسین دیوبند حسین احمد کے علاوہ اور حضراتِ دیوبند نے کچھ ایسا فتویٰ دیا ہے کہ واقعی ابن عبد الوھاب نجدی اور ان کے معتقدین وہابیہ خوارج میں سے ہیں۔ اس بناء پر یہ لوگ خبیث و خبیثہ ہیں؟

مزید تفصیلات کے لئے انگریزی جاسوس ہمفرے کے اعترافات شائع کردہ مجلس اہل سنّت والجماعت ملاحظہ فرمائیں۔

حنفی المسلک علمائے دیوبند تحصیل صوابی ۲۵ اکتوبر ۱۹۸۵ء بمقام جامع مسجد اکرم خان میں عظیم الشّان دینی اجتماع میں متّفقہ طور پر فتویٰ مذکورہ شائع ہوا۔

وَ مَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ

[1] (معارف القرآن، جلد ۳، ص ۲۴۳، مفتی محمدشفیع دیوبندی)

[2] (عقائد علمائے دیوبند ص ۲۲۸ وسنن النسائی شریف ص ۳۶۰ بر حاشیہ شیخ محمد تھانوی دیوبندی صاحب حصّہ اوّل "البصائر ص ۱۵۷ مولوی، حمداللہ دیوبندی فاضل مظاہر العلوم سھارنپور)

استفتاء

علماء اسلام کی خدمت میں

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

کیا فرماتے ہیں علماء دین ایسے افراد کے متعلق جو تبلیغی جماعت کے اجتماعات میں مندرجہ ذیل بیانات کرتے ہیں:

۱۔ قرآن وحدیث اور پورا دین اس تبلیغ کے مقابلے میں ایک قطرے کی حیثیت رکھتا ہے جبکہ ہمارا یہ تبلیغی عمل سمندر ہے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنے ذکر یا علم حاصل کرنے کے لئے نہیں پیدا کیا۔ امت مسلمہ کو صرف اس مقام کے لئے پیدا کیا گیا ہے لہذا جو فردِ امت بھی یہ کام نہیں کرے گا وہ ظالم ہو گا۔

۳۔ ایک بزرگ نے خواب دیکھا ہے کہ جہاد کا حکم اب منسوخ ہو چکا ہے اب امت کی اصلاح صرف اس رائے ونڈ والے عمل سے ہو گی۔

۴۔ تبلیغی جماعت کا یہ عمل کشتیٔ نوح کی طرح ہے جو اس میں سوار ہو اوہ بچے گا اور جو اس میں شامل نہ ہوا تو اس کا انجام خراب ہو گا۔

۵۔ اور علماء اور مشائخ اپنے مقامات پر قرآن و سنت کے درس و تصنیف و تالیف تحریر و تقریر وعظ و اصلاح کے ذریعے جو کام کر رہے ہیں، وہ ظالم ہیں، ان کے اس کام کی کوئی وقعت نہیں، جب تک کہ وہ بستر سر پر اٹھا کر رائے ونڈ کے طریقے پر تبلیغ میں عمل انجام نہ دیں۔

۶۔ قرآن حکیم انفرادی عمل ہے اور تبلیغی نصاب اجتماعی عمل ہے۔

۷۔ قرآن حکیم مشکل کتاب ہے۔ اسی طرح حدیث بھی مشکل ہے۔ قرآن وحدیث کے درسوں میں شرکت سے فائدہ نہیں ہوتا۔فائدہ تبلیغی نصاب میں ہے۔

۸۔ جو آئمہ کرام مشائخ محدثین گزرے ہیں اور انہوں نے اپنی ساری زندگیاں قرآن وحدیث کے درس فقہ ودیگر علوم میں صرف کی ہے، لیکن بستر سرپر اٹھاکر دربدر سفر نہیں کیاان کی نجات نہیں ہوگی۔

۹۔ آپ صرف لوگوں کو نماز کی دعوت دیں اور چھ نمبروں کا بیان کریں، کسی کو برائی سے منع نہ کریں، برائی خود بخود ختم ہو جائے گی۔

۱۰۔ روانہ ہونے والی ملکی اور غیر ملکی جماعتوں کو ہدایت دی جاتی ہے کہ آپ صرف مسلمانوں کو دعوت دیں گے کسی کافر کو دعوت نہ دینا۔ جب پوچھا گیا کہ کافر کو دعوت کیوں نہ دیں توجواب دیا گیا کہ ہم موجودہ مسلمانوں کو نہیں سنبھال سکتے، اگر مزید لوگ مسلمان ہوگئے توان کو کون سنبھالے گا۔

۱۱۔ حضور ﷺ عدالتیں قائم کرنے، لوگوں کے درمیان فیصلے کرانے، مسئلے مسائل بیان کرنے، درس دینے، حکومت قائم کرنے، کافروں سے جنگ کرنے نہیں آئے تھے، بلکہ پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کی بعثت کا صرف ایک مقصد تھا، تبلیغ۔

۱۲۔ اسلام نہ کتاب نہ تقریر نہ تلوار (جہاد) سے پھیلا ہے۔ اسلام صرف تبلیغ کے عمل سے پھیلا ہے۔

۱۳۔ اللہ کا راستہ صرف یہ ہے، دوسرا نہیں۔

۱۴۔ علماء و مشائخ یا کوئی اور حضرات چاہے ساری دنیا میں تبلیغ کے لئے دورہ کریں جب تک رائے ونڈ کے راستے سے نہ ہو، وہ عند اللہ قبول نہیں۔

۱۵۔ یورپ کے کفار اللہ کے محبوب ہیں۔ اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ وہ مسلمان ہو جائیں لیکن ہمارے اس عمل کے محتاج ہیں۔

۱۶۔ گھر کے سب افراد کو خدا کے آسرے پر چھوڑ کر ایک سال کے لئے نکل جائیں۔ جو شخص یہ کہتا ہے کہ ایک سال کے لئے تبلیغ کے لئے جانا ماں باپ سے اجازت لئے بغیر یا بال بچوں کے نفقہ وغیرہ کا انتظام کیئے بغیر صحیح نہیں وہ ظالم ہے۔

۱۷۔ جو شخص پہلے مرحلے میں چار مہینے اور پھر ہر سال ایک چلہ مہینے میں تین دن اور ہر جمعہ مرکز میں حاضر نہیں ہو تا وہ ظالم ہے، اس کی نجات نہیں ہو گی۔

۱۸۔ نیز، گزارش ہے کہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے متعلق بتایا جائے کہ یہ انسان کے ساتھ ہمہ وقت لازم ہے یا صرف چلے کے ایام میں یا تبلیغ کرے گا وہ بھی صرف دعوتِ نماز اور چھ نمبر کی۔

۱۹۔ کتابوں میں دین نہیں ہے، نہ کتابوں سے دین حاصل ہو تا ہے، حضرت جی مولانا محمد یوسف صاحب مرحوم سے کسی نے ایک عالمِ دین کی تصانیف کے متعلق ذکر کیا کہ بڑی مفید اور بے شمار کتابیں انہوں نے تحریر کی ہیں تو حضرت جی نے فرمایا کہ اس دور میں دین کے متعلق تصانیف کرنا دین کی توہین ہے کیونکہ پھر لوگ کہتے ہیں کہ ان کی کتابوں میں جو ہے ان پر ان کا عمل نہیں۔

۲۰۔ علماء اور اہل مدارس سنانے والے ہیں جبکہ ہم تبلیغی جماعت والے بدلوانے والے ہیں ہم انسان کی زندگی کو بدل دیتے ہیں۔

۲۱۔ علماء ومشائخ اور مدارس والوں کے پاس صرف ایک فیصد لوگ فیض حاصل کرتے ہیں اور ۹۹ فیصد لوگوں کو ہم ہدایت دیتے ہیں۔

۲۲۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں تین جگہ پر اپنے پیغمبر ﷺ کو فرمایا ہے کہ نکلو۔

پھر یہ آیت پڑھی: رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلاً مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ۔

آیت کے پہلے حصے کا معنی ہے نکلو اور پھر علم وذکر بعد کی چیزیں ہیں جس کا ذکر یزکیہم میں کیا گیا ہے اور یہ بھی موجودہ طرق اربعہ والا ذکر نہیں۔ کیا آیات کے پہلے حصے والحکمۃ تک یہ معنی ہیں کہ نکلو، کیا یہ تحریف نہیں؟

۲۳۔ ایک ذمہ دار فرد نے رائے ونڈ میں کہا اسے یہ معلوم نہیں تھا کہ مجھ جیسا ایک طالب علم بھی اس کے پاس بیٹھا ہوا ہے، علماء کا زور و دبدبہ ختم کر دیا گیا ہے، صرف درس وتدریس کا دبدبہ رہ گیا ہے، یہ تدریس بھی عنقریب ختم کر دیا جائے گا۔

احقر نے پوچھا کہ ذرا مجھے بتادیں کہ کیسے آپ نے علماء کا دبدبہ ختم کر دیا ہے اور تدریس بھی کیسے ختم کریں گے؟

میرے سوال پر ذرا پریشان ہوئے اور پھر جواب میں کہا کہ اب وقت نہیں۔ وقت آنے پر بتادوں گا۔ میں نے عرض کیا کہ وہ وقت کب ہوگا؟ اس کا جواب نہیں دیا۔ (یہ مشتے نمونہ خروارے)

برائے کرم اللہ اس سلسلہ میں قرآن و سنت کی روشنی میں فتویٰ صادر فرمائیں کہ کیا ایسے بیانات کرنا جائز ہے؟ اگر جائز نہیں تو پھر ایسا بیان کرنے والوں کے لئے شرعاً کیا سزا ہے؟

مولانا ابوالحسن استاذ الحدیث جامعہ اشرفیہ، عید گاہ روڈ، پشاور

رائیونڈیوں کے کُفریہ عقائد اور اُن کے جوابات

وجہ تصنیف

دیوبندی مولوی ابو الحسن (جامعہ اشرفیہ عید گاہ روڈ، پشاور) نے ایک کتابچہ شائع کیا۔ جس میں مولوی موصوف نے ایک استفتاء بعنوان "علماءِ اسلام کی خدمت میں" دریافت کیا۔

اس استفتاء میں دیوبندیوں کی تبلیغی جماعت کے عقائد کا بیان ہے، جو وہ اپنے تبلیغی جماعت کے اجتماعات میں کرتے ہیں۔ جو قطعی کفریات ہیں، جس سے رائیونڈیوں کے کفریہ عقائد کا برملا اظہار ہوتا ہے۔

میں نے اس کتاب میں تبلیغی جماعت (رائیونڈی) کے ان کفریہ عقائد کے قرآن وحدیث کی روشنی میں جوابات تحریر کئے ہیں۔

امید ہے کہ آپ اس کتاب کا ضرور مطالعہ فرمائیں گے، اور اپنے ایمان اور ضمیر کی روشنی میں صحیح فیصلہ کریں گے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از ندائے اسلام پشاور عقائد تبلیغیان اور جواباتِ سنیان

عقیدہ نمبر ۱	جواب
قرآن وحدیث اور پورا دین ہماری اس تبلیغ کے مقابلہ میں ایک قطرے کی حیثیت رکھتا ہے جبکہ ہمارا یہ تبلیغی عمل سمندر ہے۔	اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے کلام کی فضیلت تمام کلاموں پر ایسے ہی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی عظمت اپنی تمام خلق (مخلوقات) پر۔[1] روافض کا عقیدہ یہ ہے کہ آئمہ اطہار رحمہم اللہ تعالیٰ انبیاء کرام علیہم السلام سے افضل ہیں۔ یہ عقیدہ رکھنا بالاجماع کفر ہے کہ غیر نبی کو نبی سے افضل کہنا ہے۔ بھلا تبلیغی نصاب قرآن کریم سے کیسے افضل ہو سکتا ہے؟ اس سے معلوم ہوا کہ قرآن عظیم الشان پر تبلیغی نصاب کو فضیلت دینا بعینہٖ عقیدۂ کفر ہے۔
عقیدہ نمبر ۲	جواب
اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے انسان کو اپنے علم وذکر (ذکر وعلم) حاصل کرنے کے لئے پیدا نہیں پیدا کیا۔ بلکہ اُمتِ مسلمہ کو صرف اور صرف اس مقامِ تبلیغ کے لئے پیدا کیا گیا ہے، لہٰذا جو فرد اُمت بھی یہ کام نہیں	اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے جن وانس کو اپنی عبادت، ذکر اور معرفت کے لئے پیدا کیا ہے۔ اگر کوئی جن وانس عبادت اور ذکر نہیں کرے گا اور اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی معرفت حاصل نہیں کرے گا تو وہ ظالم ہے۔ اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کے طریقہ اور راستہ پر چلنا ظلم نہیں ہے۔ تبلیغی جماعت کے راستہ اور طریقے پر چلنا خلافِ حدیث نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم ہے۔ مشکوٰۃ المصابیح میں ہے: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دِينَار أنفقته فِي سَبِيل الله ای فی الجھاد و الحج و طلب العلم۔

[1] (ترمذی شریف، دارمی، بیہقی فی شعب الایمان)

کرے گا وہ ظالم ہو گا۔	اس سب میں سے اس کا اجر زیادہ ہے جو تم نے اپنے گھر والوں پر خرچ کیا۔(مسلم شریف) کیونکہ وہ خیراتیں نفل ہیں اور یہ خرچ فرض ہے اور اکثر فرض نفل سے بہتر ہوتا ہے۔
عقیدہ نمبر ۳ ایک بزرگ نے خواب دیکھا ہے کہ جہاد کا حکم اب منسوخ ہو چکا ہے اب اُمت کی اصلاح صرف اس رائے ونڈ والے عمل سے ہو گی۔	جواب ابو داؤد شریف میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ جہاد جاری ہے جب سے مجھ کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا یہاں تک کہ میری پچھلی اُمت دجال سے لڑے گی۔ اس کو باطل نہ کرے گا ظالم کا ظلم اور عادل کا عدل، انتھٰی۔ اور اس پر اجماع قائم ہے، تو جہاد کا فسخ بعد از زمانِ رسالت متصور نہیں۔ لعنت اللہ علی الکاذبین جہاد کے نسخ کا عقیدہ رکھنا کُفر ہے۔
عقیدہ نمبر ۴ تبلیغی جماعت کا یہ عمل کشتیٔ نوح علیہ السلام کی طرح ہے جو اس میں سوار ہو وہ بچے گا اور جو اس میں شامل نہ ہوا تو اس کا انجام خراب ہو گا۔	جواب یہ حکم قرآن کریم کے لئے ہے نہ کہ تبلیغی نصاب کے لئے۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فرماتے ہیں کہ تم میں بہترین اور نجات والا وہ ہے جو کہ قرآن خود سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔(صحیح بخاری) علماء کا قرآن احکام بذریعہ حدیث وفقہ سیکھنا اور سکھانا یہ سب قرآن ہی کی تعلیم ہے۔ صرف الفاظِ قرآنی کی تعلیم مراد نہیں، اس لئے یہ حدیث فقہاء کے خلاف نہیں کہ فقہ سیکھنا قرآن سے افضل ہے، یعنی تلاوت قرآن سے افضل ہے کیونکہ فقہ احکامِ قرآن ہے اور تلاوت میں الفاظِ قرآن۔ چونکہ کلام اللہ تمام کلاموں سے افضل ہے لہٰذا اس کی تعلیم تمام کاموں سے بہتر اور افضل ہے اور اسرارِ قرآن الفاظِ قرآن سے افضل ہیں۔(مرآۃ شرح مشکوٰۃ)

جواب	عقیدہ نمبر ۵
تبلیغی جماعت نے جو علماء و مشائخ کی توہین و تخفیف کی ہے، وہی عقیدۂ کفر ہے۔ اور اگر توہین و تخفیف نہ کی ہو تو ان پر تعذیر واجب ہے۔ (کذا فی الطحطاوی) تبلیغی جماعت جو بستر سر پر اٹھا کر رائے ونڈ کے طریقہ پر تبلیغ میں عمل سر انجام دے رہی ہے یہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا طریقہ و سنت نہیں ہے۔ کما قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم: لَاتُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ، اھ۔ [1] اور اگر ہو تو پھر صحیح حدیث پیش کرنا ضروری ہے۔	جو علماء اور مشائخ اپنے مقامات پر قرآن وحدیث کے درس و تصنیف و تالیف، تحریر و تقریر، وعظ و اصلاح کے ذریعہ کام کر رہے ہیں وہ ظالم ہیں، ان کے اس کام کی وقعت نہیں جب تک وہ بستر سر پر اٹھا کر رائے ونڈ کے طریقہ پر تبلیغ میں عمل انجام نہ دیں۔
جواب تبلیغی جماعت کا عقیدہ قلب مشروع ہے۔ مشروع یہ ہے کہ قرآن پاک اجتماعی عمل ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ: وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا (آل عمران ۱۰۳) اور تبلیغی نصاب انفرادی عمل ہے۔	عقیدہ نمبر ۶ قرآن کریم انفرادی عمل ہے اور تبلیغی نصاب اجتماعی عمل ہے۔

[1] (صحیح مسلم، رقم الحدیث: ۳۳۸۴، المکتبۃ الفاروقیۃ)

جواب	
قرآن عظیم الشان کی شرح حدیث شریف ہے اور مشکل نہیں۔ اور حدیث شریف کی شرح فقہ ہے اور مشکل نہیں۔ اور قرآن عظیم الشان وضاحتِ کاملہ ہے کچھ مشکل نہیں جو لوگ تبلیغی نصاب کو قرآن عظیم الشان پر فضیلت اور ترجیح دیتے ہیں تو وہی لوگ خوارج میں سے ہیں۔ فللہذا قرآن کریم کے درس سے بہت فوائد اٹھاسکتے ہیں نہ کہ تبلیغی نصاب سے۔یعنی تبلیغی نصاب کے درس میں کوئی فائدہ نہیں۔ وھذااظھر من الشمس	عقیدہ نمبر ۷ قرآن کریم مشکل کتاب ہے اور حدیث بھی مشکل ہے اور قرآن کریم اور حدیث کے درس میں بیٹھنے سے فائدہ نہیں، فائدہ تبلیغی نصاب میں ہے۔
جواب جو آئمہ کرام اور مشائخ کرام عظام اور محدثین گزرے ہیں اور انہوں نے اپنی ساری زندگی قرآن کریم وحدیث کے درس اور فقہ میں ودیگر علوم میں صرف کی وہ عند اللہ درجات والے ہیں اور کامیاب ہیں اور جو لوگ سرپر بستر اٹھاکر دربدر سفر کررہے ہیں اُن کے لئے ہر گز نجات نہیں اور یہ طرز پیغمبرِ خدا کا نہیں بلکہ شیطانی طرز ہے۔ [1] سراسر تبلیغ والوں کی بدعت اور بے دینی ہے۔	عقیدہ نمبر ۸ جو آئمہ کرام ومشائخ، مفسرین اور جتنے محدثین گزرے ہیں، اور انہوں نے اپنی ساری زندگی قرآن وحدیث، فقہ ودیگر علوم میں صرف کی، لیکن بستر سرپر اٹھاکر دربدر سفر نہیں کیا اُن کی نجات نہیں ہوگی۔

[1] (کذافی روح البیان، ج ۲، ص ۴۵۲)

عقیدہ	جواب
عقیدہ نمبر۹ آپ صرف لوگوں کو نماز کی دعوت دیں اور چھ نمبر ان کو بیان کریں کسی کو برائی سے منع نہ کریں، بُرائی خود بخود ختم ہو جائے گی۔	**جواب** امر بالمعروف اور نہی عن المنکر دونوں فرض کفایہ ہیں، ایک پر عمل کرنا اور دوسرے پر عمل نہ کرنا یعنی بعض قرآن پر ایمان لانا اور بعض پر نہ لانا صریح کُفر ہے۔
عقیدہ نمبر۱۰ روانہ ہونے والی ملکی و غیر ملکی جماعتوں کو ہدایت دی جاتی ہے کہ آپ صرف مسلمان کو دعوت دیں گے کسی کافر کو دعوت نہ دینا۔ جب پوچھا گیا کہ کافر کو دعوت کیوں نہ دیں تو جواب دیا گیا کہ ہم موجودہ مسلمانوں کو نہیں سنبھال سکتے اگر مزید لوگ مسلمان ہو گئے تو اُن کو کون سنبھالے گا؟	**جواب** **قولہ تعالیٰ: يَاأَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَاأُنْزِلَ إِلَيْکَ (المائدة ٦٧)** کافۃً یعنی تمام خلق کو ہے (تفسیر حُسینی) نہ صرف مسلمان کو اور کافر کو دعوت دیناواجب اور ضروری ہے، تاکہ ذمہ فارغ ہو جائے اس میں کوئی نقصان نہیں اور یہ عقیدۂ تبلیغیان خلاف شریعت نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم ہے۔

عقیدہ	جواب
عقیدہ نمبر ۱۱ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم عدالتیں قائم کرنے، لوگوں کے درمیان فیصلے کرانے، مسئلے مسائل بیان کرنے، درس دینے، حکومت کرنے، کافروں سے جنگ کرنے نہیں آئے تھے۔ بلکہ پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کی بعثت کا صرف ایک مقصد تھا، اور وہ تھا تبلیغ!	جواب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم عدالتیں قائم کرنے، لوگوں کے درمیان فیصلے کرنے اور مسئلے مسائل بیان کرنے اور کافروں کے ساتھ جہاد و جنگ کرنے کے لئے آئے تھے اور یہ تبلیغِ قرآن ہے۔
عقیدہ نمبر ۱۲ اسلام نہ کتاب، نہ تقریر، نہ تلوار (جہاد) سے پھیلا ہے۔ اسلام صرف تبلیغ کے عمل سے پھیلا ہے۔	جواب اسلام کتاب اللہ، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کی تقریر، تحریر، تلوار اور جہاد سے پھیلا ہے، تبلیغی عمل سے نہیں پھیلا ہے۔

جواب قولہ تعالیٰ: أَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ، اھ (الأنعام ۱۵۳) اللہ تعالیٰ کا راستہ صراط مستقیم ہے نہ کہ ان لوگوں کا راستہ جو شہروں میں چلتے پھرتے ہیں (جو کہ تبلیغی لوگ ہیں)۔	عقیدہ نمبر ۱۳ اللہ تعالیٰ کا راستہ صرف یہ ہے، دوسرا نہیں۔
جواب جو علماء و مشائخ اور دیگر حضرات ساری دُنیا میں صحیح تبلیغ کا دورہ کریں تو وہ عند اللہ مقبول و ماجور ہیں اور رائیونڈ والوں کا راستہ شیطانی راستہ ہے۔[1]	عقیدہ نمبر ۱۴ جو علماء و مشائخ یا کوئی اور حضرات ساری دنیا میں تبلیغ کے لئے دورہ کریں جب تک وہ رائے ونڈ کے راستے نہ ہو وہ عند اللہ مقبول نہیں۔

[1] (کما فی روح البیان، ج ۲، ص ۴۵۲، سورۃ المائدۃ)

عقیدہ نمبر ۱۵

یورپ کے کفار اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں۔
اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ وہ مسلمان ہو جائیں
لیکن وہ بس ہمارے عمل کے محتاج ہیں۔

جواب

قولہ تعالیٰ: یَاأَیُّھَا الَّذِینَ آمَنُو الَاتَتَّخِذُوا الْیَھُودَوَ النَّصَارٰی أَوْلِیَاءَبَعْضُھُمْ أَوْلِیَاءُبَعْضٍ وَ مَنْ یَتَوَلَّھُمْ مِنْکُمْ فَإِنَّہُ مِنْھُمْ (المائدۃ ۵۱)

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے ان دونوں کی گفتگو سُن کر اس منافق (عبد اللہ بن ابی) سے فرمایا کہ یہودیوں سے دوستی رکھنا تیرا ہی کام ہے اور عبادہ کا کام نہیں ہے۔ اس آیت سے چند مسائل معلوم ہوئے ایک یہ کہ یہود و نصاریٰ ے دوسری و محبت وبلا سخت ضرورت ان کی مدد کرنا، یا اُن سے مدد لینا یہ بھی حرام ہے۔

دوسرا یہ کہ کفار سے محبت رکھنا منافقوں کی علامت ہے۔

تیسرا یہ کہ اہل کتاب سے محبت حرام تو مشرکین سے بدرجہ اولیٰ حرام کیونکہ یہ اُن سے بدترین ہیں۔ (خازن شریف)

ایسے خبیثوں کا حشر و نشر نصاریٰ کے ساتھ ہو گا۔

جواب گھر کے سب افراد اہل وعیال کو چھوڑ کر فی سبیل اللہ یعنی طلب علم کے لئے نہیں جائے،ماں باپ کی اجازت کے بغیر اور بچوں کے نفقہ کا انتظام کئے بغیر اجازت جانا سراسر ظلم،ناجائز اور گمراہی ہے۔ صحیح مسلم میں ہے: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهِ عَلَى مِسْكِينٍ وَ دِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ أَعْظَمُهَا أَجْرًا الَّذِي أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ۔[1] گھر والوں پر خرچ ان خیراتوں سے بہتر ہے کیونکہ وہ خیراتیں نفل ہیں اور یہ خرچ فرض ہے اور اکثر فرض نفل سے بہتر ہوتا ہے۔[2]	عقیدہ نمبر ۱۶ گھر کے سب افراد کو خدا کے آسرے پر چھوڑ کر ایک سال کے لئے نکل جائیں جو شخص یہ کہتا ہے کہ ایک سال کے لئے تبلیغ کے لئے جانا ماں باپ سے اجازت لئے بغیر یا بال بچوں کے نفقہ وغیرہ کا انتظام کئے بغیر صحیح نہیں،وہ ظالم ہے۔

[1] (صحیح مسلم،ج۵،ص ۱۶۰،المکتبۃ الفاروقیۃ)

[2] (مرأۃ شرح مشکوۃ،ج۳)

جواب	عقیدہ نمبر ۱۷
جو شخص پہلے چار مہینے اور پھر سال میں ایک چلہ اور مہینے میں تین دن (سہ روزہ) اور ہر شب جمعہ مرکز میں ہوتا ہے یہ نظم ونسق سراسر غلط ہے، پیغمبر خدا اور صحابہ سے مروی نہیں ہے۔ یہ خرافات اور خود ساختہ ہیں، بلکہ ان سے احتراز کرنا واجب اور لازم ہے۔	جو شخص پہلے مرحلے میں چار مہینے اور پھر ہر سال میں ایک چلہ، مہینے میں تین دن اور ہر جمعہ مرکز میں حاضر نہیں ہوتا وہ ظالم ہے اس کی نجات نہیں ہوگی۔
جواب دین کی کتابوں میں علم ہے اور دین کی کتابوں سے علم حاصل ہوتا ہے اور جو علماء موجودہ دور میں تصانیف کرتے ہیں تو وہ اس پر اجر عظیم پاتے ہیں اور یہ عمل کرنا بالکل توہین نہیں ہے۔ پروپیگنڈا عقیدہ دار نہ سخت گنہگار اور نہ قابلِ جہنم میں سے ہے (یعنی یہ عقیدہ رکھنے والا نہ گنہگار ہے اور نہ جہنم والا)	عقیدہ نمبر ۱۸ کتابوں میں دین نہیں ہے، نہ کتابوں سے دین حاصل ہوتا ہے۔ دیوبندیوں کے مولوی محمد یوسف صاحب سے کسی نے ایک عالم دین کی تصنیفات کے متعلق ذکر کیا کہ بڑی مفید اور بے شمار کتابیں انہوں نے تحریر کی ہیں۔ تو حضرت جی نے فرمایا کہ اس دور میں دین کے متعلق تصنیفات کرنا دین کی توہین ہے کیونکہ پھر لوگ کہتے ہیں کہ ان کتابوں میں جو ہے ان پر ان کا عمل نہیں۔

عقیدہ نمبر ۱۹ علماء ومشائخ اور مدارس والوں کے پاس صرف ایک فیصد لوگ فیض حاصل کرتے ہیں اور ننانوے (۹۹) فیصد لوگوں کو ہم ہدایت دیتے ہیں۔	جواب علماء، مشائخ اور مدرسہ والوں کے پاس ہزارہا لوگ فیض حاصل کررہے ہیں اور تبلیغی جماعت میں اتنا فیض نہیں ہے۔ کیونکہ حدیث قدسی میں ہے: إِنَّکَ لَاتَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ۔[1] اس لئے تبلیغی جماوت کا یہ عقیدہ کفریہ ہے اور غلط ہے کیونکہ ہدایت اللہ تعالیٰ کی قدرت میں ہے اور دوسروں کی طاقت میں نہیں ہے۔
عقیدہ نمبر ۲۰ علماء اور اہل مدارس سنانے والے ہیں جبکہ ہم (تبلیغی جماعت والے) بدلنے والے ہیں، ہم انسان کی زندگی کو بدل دیتے ہیں۔	جواب تبلیغی جماعت دعویٰ کرتی ہے کہ وہ انسان کی زندگی بدلتے ہیں، یہ دعویٰ کرنا غلط ہے۔ اور قرآن کریم سے باہر ہے۔ کیونکہ ہدایت موصلہ اللہ تعالیٰ کی قدرت میں ہے انسان کی قدرت میں نہیں ہے، توبہ تائب ہونا ضروری ہے۔

[1] (صحیح مسلم، ج ۱، ص ۵۴، الناشر: دار إحياء التراث العربي - بيروت)

جواب	عقیدہ نمبر۲۱
میں نے تفاسیر کا بغور مطالعہ کیا، کسی جگہ میں نے نہیں دیکھا کہ آیت مذکورہ کا یعنی رَبَّنَا وَ ابْعَثْ فِيهِمْ کا مفسر نے یہ معنی کیا ہے کہ نکلو! یہ تبلیغ والوں کا تحریف نہیں تو کیا ہے؟ اور یہ عقیدہ رکھنا کفر ہے اور دوسرا یہ کہ دیوبندیوں کے مولوی اشرف علی تھانوی نے "تفسیر بیان القرآن" میں صفحہ ۱۲۸ میں لکھا ہے کہ آج کل جو جاہل یا کالجاہل وعظ کرتے چلتے پھرتے ہیں اور غلط روایات واحکام بلا تحقیق بیان کرتے ہیں، سخت گنہگار ہوتے ہیں اور پھر سامعین کو ان کا وعظ سننا جائز نہیں۔	اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے قرآن پاک میں تین جگہ پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کو فرمایا ہے کہ نکلو! پھر یہ آیت پڑھی: رَبَّنَا وَ ابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَ الْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ (البقرۃ ۱۲۹) آیت کے پہلے حصہ کا معنی ہے نکلو! اور پھر علم وذکر بعد کی چیزیں ہیں جن کا ذکر يُزَكِّيهِمْ میں کیا گیا ہے اور یہ بھی موجودہ طرق اربعہ والا ذکر نہیں۔

جواب قولہ تعالیٰ: وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ (المجادلة ۱۱) علماء کا دبدبہ اور درجات کتاب اللہ سے ثابت ہے اور کسی کی طاقت میں نہیں کہ بغیر حکمِ خداوندی علماء کا دبدبہ اور درجات ختم کر دے اور نہ درس و تدریس ختم کر دے، اور یہ تبلیغی جماعت کا اختراع اور خود ساختہ بات ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم و علمہٗ اتم روح البیان میں ہے: وهم الذين يدورون في البلاد مسيبين خليعي العذار يرتعون في مراتع البهيمية والحيوانية بلا لجام الشريعة وقيد الطريقة وهم يدعون أنهم أهل الحق قد لعب الشيطان بهم فاتخذوا إلههم هواهم۔[1] واللہ تعالیٰ اعلم و علمہ اتم!	عقیدہ نمبر ۲۲: ایک ذمہ دار فرد نے رائیونڈ میں کہا اسے یہ معلوم نہیں تھا کہ مجھ جیسا ایک طالب علم بھی اُس کے پاس بیٹھا ہوا ہے۔ علماء کا دور ودبدبہ ختم کر دیا گیا ہے صرف درس و تدریس کا دبدبہ رہ گیا ہے۔ یہ تدریس بھی عنقریب ختم کر دی جائے گی، احقر نے پوچھا کہ ذرا مجھے بتا دیں کہ کیسے آپ نے علماء کرام کا دبدبہ خرم کر دیا ہے اور ان کی تدریس کیسے ختم کر دیں گے؟ میرے سوال پر ذرا پریشان ہوئے، اور جواب میں کہا کہ ابھی وقت نہیں وقت آنے پر بتا دوں گا۔ میں نے عرض کیا وہ وقت کب ہو گا؟ تو اس کا جواب نہیں ملا، یعنی جواب نہیں دیا۔

[1] (تفسیر روح البیان، ج ۲، ص ۱۶۳، دار إحیاء التراث العربی)

فتدبر وو لاتکن من الغافلین

براہِ کرم لِلّٰہِ اس سلسلہ میں قرآن وسنت کی روشنی میں فتویٰ صادر فرمائیں کہ کیا ایسے بیانات کرنا جائز ہے؟ اگر جائز نہیں تو پھر ایسا بیان کرنے والوں کے لئے شرعاً کیا حکم اور کیا سزا ہے؟

منجانب:

مولانا محمد یوسف قریشی

مہتمم دارالعلوم جامعہ اشرفیہ

و

خطیب جامع مسجد مہابت خان

چوک یادگار، پشاور

استاد الحدیث ابو الحسن

جامعہ اشرفیہ، پشاور

حررہ:

العبد الفقیر السید احمد علی شاہ ترمذی حنفی سیفی

حال فقیر کالونی اورنگی ٹاؤن

جامعہ امام ربانی مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ